قُلْ اِنَّمَآ اَنَا بَشَرٌ مِّثْلُكُمْ يُوحٰٓى اِلَيَّ

تضمین معجز آئین

یعنی

موج کوثر

در نعت سید البشر صلی اللہ علیہ وسلم

مصنفہ جرعہ کش جام عرفان و توحید مست بادۂ ایقان و تفرید ناصر الاسلام مولانا مولوی محمد شفیع صاحب ناصر رامپوری بر قصیدہ حسان الہند مولانا مولوی احمد حسن صاحب شوکت مدیر و مالک شحنۂ ہند میرٹھ سلمہم اللہ تعالیٰ حسب الارشاد جناب مولانا بالفضل اولنا مولوی محمد حمید اللہ صاحب مہتمم مدرسہ مطلع العلوم میرٹھ

در مطبع شوکت المطابع شحنۂ ہند باہتمام کارپردازان طبع شد

مقام میرٹھ

سنہ ۱۳۱۱

بسم اللہ الرحمن الرحیم

حامداً اللہ تعالیٰ وثانیاً وبعناء الثناء ثانیاً ومصلیاً

پست فطرت مولودیون کو مولوی غلام امام شہید کے مولود پر بہت کچھ ناز تھا۔ مجالس میلاد
مین وجد پر وجد طاری ہوتے تھے دھڑا دھڑ سینہ کوبیان ہوتی تھین۔ اعجاز ہی اعجاز کرامات
ہی کرامات کا غلغلہ مچتا تھا۔ حالانکہ اُسمین نرا پوست ہی پوست ہے مغز ندارد احباب کے ایک
خاص جلسہ مین برادر مکرم و معظم مجدد شعرا زمن اُستادنا حضرت حسان الہند مولنا احمد حسن صاحب
شوکت اللہ القہار مالک شحنہ ہند میرٹھ ادام اللہ شوارق فیوضہ بازغۃً کے سامنے چند
پست نگاہون نے ایسا ہی تذکرہ کیا۔ اور دعوی سے کہا کہ اب شہید مرحوم کے رنگ مین کسیکا
کیا مُنھ ہی جو قلم اُٹھا سکے۔ مولنا محتشم الیہ نے گھڑی سامنے رکھکر قلم اُٹھایا اور ایک گھنٹے کے
عرصے مین چالیس شعر اُسی زمین اور اُسی بحر ہزج مثمن مضاعف مین بے تکلف لکھ ڈالے۔ صرف
اتنا فرق ہی کہ یہہ قصیدہ خالص نعت اور توحید و سنت مین ڈوبا ہوا ہی اور شہید مرحوم کا کلام
محض مولود پرستی مین جکڑا ہوا ہی۔ پس بندۂ مستہام ناصر الاسلام محمد شفیع ناصر امپوریکو
(جو مولنا شوکت کے آفتاب فیضان کا ایک ذرہ ہی) خیال آیا کہ اس قصیدہ کو خمسہ
بناؤن۔ دفعۃً فیضان الٰہی اور برکت اتباع سنت و توحید جوش زن ہوئی۔ ارمان دل برآیا

اللہ اللہ مین خود حیران ہون کہ فیضان لم یزل نے میرے خزینۂ دماغ کے کونسے
گوشے مین یہ نعمت بطور ودیعت رکھی تھی۔ شوق دل جذب ارادت اور تیزی اشک در
جبہہ طاعت مین ہر سجدہ رقصان چاہیے۔ اگرچہ میدان نعت بہت وسیع ہے عصاے
چوب خشک قلم سے جسکا طی ہونا محال ہے۔ بشر کی زبان اور خیر البشر کی نعت کا پورا
بیان کیا مجال ہے مگر پر کاہ جہانتک قوت ہوتی ہے کوہ پر اڑتا ہے اور جذب کامل ہو تو کاہکشان
کو اپنا زینہ بناتا ہے۔ لہذا بعون عنایت الٰہی و برکت اتباع سنت و سطوت قہرمان توحید
دعوی کے ساتھ علی رؤس الاذن والاشہاد کہا جاتا ہے کہ بس اس سے آگے
خدا کا نام ہے جسکو تا ابد قیام ہے والسلام علی من اتبع الہدی والصلوۃ علی محمدن المصطفی
وعلی آلہ واصحابہ اجمعین۔ چونکہ اس خمسہ مین دریاے فیضان الٰہی جوشزن ہوا ہے
لہذا موج کوثر نام رکھا گیا جو ساقی کوثر صلعم کی نعت سے مناسبت تام رکھتا ہے۔
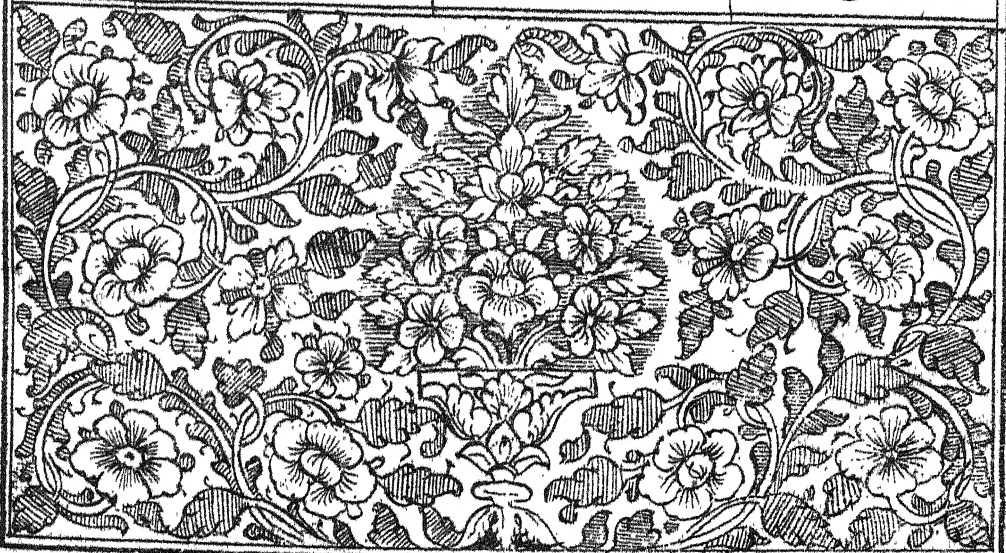
بسم اللہ الرحمن الرحیم

موج کوثر در نعت سید البشر صلی اللہ علیہ وسلم

آ ساقیا ای جان من ہی نکہت افزا پھر سمن کلفت ربا پھر نسترن پھر فکر ہمدوش سخن

پھر نخل بنتے ہین وطن پھر سبزہ صحرا کی پھبن پھر گل کے کھٹکا کا چلن پھر داغ حسرت مین جلن

پھر گل سے بلبل کی لگن پھر صحن گلشن ہی ختن پھر نور ہی پرتو فگن پھر متحد سرو و علن

بدلا ہی پھر دور زمن عالم ہوا رشک چمن نور سحر ہی خندہ زن ہر گل کا چاک پیرہن

ہین بند ابواب فتن خورسند ارباب محن سجدہ مین ہی ہر ماہ من وقف سپاس ذوالمنن

گلزار جنت ہی چمن ہین عندلیبین نغمہ زن گلشن بنا ایک ایک بن ہے گل فشان و زمن سرشار ہین اہل سخن

ہین طوطیان شکر شکن ہر نخل ہی منصور فن ہر سرو ہی انا الاغیر زن منقار بلبل شکر کن

وقف لطافت روح و تن صرف نظافت ماہ من دیکھے جو سنبل کی شکن زنار توڑی برہمن

کوس ظفر بجتے ہین قرن ہر گل نے بدلی ہی پھبن گل ہی چمن مین ضوفگن یا کوئی شمع اندر لگن

ہی سرو قمری کا وطن جنت ہی تا نارون وان بلبلین ہین نغمہ زن جس جا پہ تھی زاغ و زغن

ہر چشم بیمار چمن ہر جان گنہگار چمن ہر دل گرفتار چمن سب عاشق زار چمن

جاری ہین انہار چمن خندان ہین ازہار چمن نازان ہین اشجار چمن رخشان ہین انوار چمن

عالم طلبگار چمن نور خدا نار چمن ہے رشک گل خار چمن ہر خار فرخار چمن

ہے گرم بازار چمن جنت خریدار چمن نکہت ہوادار چمن زینت پرستار چمن

باد صبا یار چمن رونق یہ ہی کار چمن ہے ابر دستار چمن چون گل بفرق ما و من

ہر اوج پر نیک اختری گلشن خزان سے ہے بری ہر گل مین ہے صنعت گری یا نور مہر خاوری

یا شور سحر سامری ہر نخل محو خودسری سنبل کا رنگ اخضری یا سبز ہی کوئی پری

وہ شورش کبک دری وہ ماہ کی ضوگستری قمری کی وہ نام آوری طوطی کی وہ شکرتری

شمشاد کو بالاتری ہے سرو کو بھی سروری فیضان ابر آذری وقف گلستان پروری

نقاش قدرت نے بھری ہر گل مین کیسی دلبری بازی گری گہہ وزری تہ کر گئی چرخ کہن

شب جلوہ ریز طور ہے ظلمات غم مستور ہے واصل ہر اک مہجور ہے ساقی بھی خود مخمور ہے

ہر زخم دل انگور ہے ہر سبزہ زلف حور ہے فوج طرب منصور ہے ہر سمت شور شور ہے

خاک زمین بلور ہے صحن چمن کا نور ہے بینا کن ہر کور ہے رندون مین یہہ مشہور ہے

جام طرب بھرپور ہے رنج والم کافور ہے ہر دل خوشی سے چور ہے غم کا بھی شیشہ چور ہے

پیر و جوان مسرور ہے دل جلوہ گاہ طور ہے پر لن ترانی دور ہے یان حک ہے حرف لم و لن

ہے دختِ رز کی آرزو ہے بزمِ مے کی جستجو ہے دور میں جامِ وسبو صوفی ہی مستِ جام ہو

ہے جوشِ زن لاتقنطوا چرچا یہی سب ہے کو بکو نکلا ہے وہ پاکیزہ خو جسکی کہ زلف مشکبو

ہے جلوۂ حق موبمو آبِ بقا خُلق نکو اے زہد کوشِ ترش رو باہر نکلکر دیکھ تو

ہین لالہ وگل دو بدو ہین بادہ و مُل رو برو پھیلا ہے سبزہ سو بسو سامان عشرت کو بکو

زاہد سے گُل کی گفتگو منظور اگر ہو آبرو کر حوضِ کوثر مین وضو پی ساغرِ غفلت شکن

ای گلعذارِ شوخ و سنگ ای غارتِ ناموس ننگ ای رونقِ رود و چنگ ای آفتِ تسبیح و ملنگ

ای آتشِ حسنِ فرنگ ای دلبرِ رنگ برنگ ای آبِ ترسایان گنگ ابرو کمان غمزہ خدنگ

فتنہ کا طرز آفت کا ڈہنگ ای ساقی آغوش تنگ کرتا ہی کیون مستون کو تنگ کرتا ہی کیون رحمت سے جنگ

ہی عارضِ گل پر یہ رنگ زاہد ہو جسکو دیکھ دنگ ہر سر مین فرحت کی ترنگ ہر دل مین عشرت کی امنگ

دل سے مٹا کلفت کا زنگ ہی عیش کا ہر سمت ڈہنگ بے ننام سے تا روم و زنگ و چین سے لیکی تا ختن

ہنگامِ رحِ باغبان بادِ بہاری ہے وزان گل کی عماری ہی روان یا حسن کا اک کاروان

وہ جانِ جانِ انس و جان وہ آبِ رنگ قدسیان ہی نازنین دامن کشان چلتا ہی وہ سرو روان

بارِ رحمتِ حق سے ہے روان وہ غازۂ روے جنان آوازۂ حسنِ نہان آیا ہی سوے بوستان

آنکھونمین پھولی زعفران ہر دل ہی جنت کا مکان ہر کا ہی حسنِ گلستان ہے ابر گلشن پر عیان

یا آتشِ گل کا دہوان ہر دل برنگِ آسمان وجد آشنا شادی کنان مائل ہوا سنج و محن

آثار رحمت ہین عیان دیوار و در سے بیگمان رضوان سے کہدو آئے یان کُہن بند ابواب جنان

گلزار ہے خلد عیان وا ہو گیا سرِ نہان ہے دیر مین شور اذان ہین برہمن تسبیح خوان

ہے سبزہ زار اور طائران ہین نو بہار اور عاشقان ہے شاخ سبز و او قمریان ہے فصل گل او بلبلان

ہے لالہ زار او گلستان ہے مرغزار اور آہوان جسجا پہ تھی ریگ روان وان سبزہ ہاے ہر سو چمان

جسجا پہ تھا رنگِ خزان وان ہے بہار جاودان جو خلد کا ڈھونڈھے نشان وہ دیکھ لی آکر یہین

ہر زخم دل ہے مندمل روشن ہوئے آب و گل ہے ماہ جن سے منفعل خورشید تابان ہے خجل

ہے ابر رحمت پر ہُدل اور پائے توبہ کا مُزل ہے دور مین صہبائے حل ہو کون رندون کا مخل

پیتے ہین مُل آپس مین مل کیون ہو ساقی مُقبل مستان عرفان کا مضل باکرنہ کا محتمل

ہے عیش کا ہر سر پہ ظل نشے سے پر ہو جان و دل کلفت کی چہائی پر ہے سل رنج و الم ہین مضمحل

ایک ایک کم متصل ایک ایک کم منفصل ہے متحد بغض و غل گم ہے دوئی کا یان چلن

توحید کے نقشے جمے تفرید کے قلزم چڑھے تقلید کے پرزے اُڑے تنقید کے سکے جمے

تعقید کے عقدے کھلے تجدید کے دریا بہے شخصی مقلد جو کہ تھے عینی موحد بنگئے

تشخیص مین خنجے پڑے تدقیق کے پودے بڑہے تحقیق کی ثمر ہی لگے گلچین بنے کیون دامن بھرے

سنت کے ہر سو گل کھلے بدعت کے ہر سو دل ہلے خود بت ہین ہادم شرک کے خود مغ ہین نادم کفر سے

دیکھو ورے دیکھو پرے بندھتے ملائک کے پرے ہین آج باغ جان ہرے گلچین بنے سب مرد و زن

سبزہ اوگا ہی جا بجا ہے غنچہ سربستہ وا اے حبذا اصلِ علی نورِ جمال کبریا

پردہ دوئی کا جو کہ تھا اب بے محابا اُٹھ گیا خلوت بنی جلوت سرا وحدت بنی کثرت نما

برگ و شجر سے برملا آئی نظر شانِ خدا ہر مرغِ گلشن کی صدا طٰہٰ و یٰسین و الضحیٰ

آیا تصور میں مزا صوفی کو ہاں تصدیق کا علمِ حصولی جو کہ تھا علمِ حضوری بن گیا

ہوتی نہیں یہاں برملا صورت ہیولیٰ سے جدا جائے خلا ہے یاں ملا ہیں ایک جسم و جان و تن

گلشن سے ہے غم کا ذہول گلچین کے دامن میں ہیں پھول ہر خشک ناہدی ملول سر پر اُٹھا غم کی وصول

قابل میں ہے رنگِ قبول شامل میں آہنگِ شمول بادِ ل ار رنگِ فضول سنبل میں ہے جز ذبول

ہر دل سے ہے کلفت جہول بیٹھی ہے بلبل بھول پھول اب ہے خزاں کا غم فضول جاری ہیں یاں رحمت کے سیول

ہے ایک حاصل و حصول ہے ایک اصل اور وصول یاں ایک ہے حال و حلول ہے ایک بُعد عرض و طول

یاں ایک ہی فرع و اصول ہے ایک تنزیل و نزول ہے ایک ترسیل و رسول انی انا ہی جا من

ساقی مئے مستور دے تلخابۂ مشہور دے شورابۂ انگور دے صہبائے جامِ طور دے

جو جسم و جاں میں نور دے وہ نورِ چشمِ کور دے سنگِ سرِ مغرور دے کر دے خودی جو دور دے

ہم مے سے ہیں مہجور دے محشر کا دلیں شور دے وا دلِ رنجور دے وہ نرگسِ مخمور دے

ساقی مئے منصور دے مینا مے بھرپور دے وہ حشر تن کی صور دے وہ چشمِ مستِ حور دے

وہ ساغرِ بلور دے ماہِ شبِ دیجور دے وہ کاسۂ کافور دے جس سے بجھے دل کی جلن

بجنے لگے فرحت کے وہ نہ ہر کوہ غم چون خس اخف ملتے ہین رجا کے صدف کو ہے سے ارزان ہے خذف

او نور انظار سلف او مہر انوار خلف حک تجھسے حرف ما عرف موفق کا دل سینہ الشرف

منکر کا سینہ ہے ہدف ہے غم کے طومار و بخولف مشرک کو پیرا یاسف ہر بت کے لب پر ہا لہف

آئی گھٹا چار و نطرف باندھی رندون نے بھی صف آساقی ساغر بکف کر دو مستونکا شغف

ہو درد و رنج و غم تلف ہو سینہ و دل کا کلف دلکی بڑھا دے اور تف لا بادہ آتش فگن

گلشن ہے پھر جنت فضا بلبل ہے پھر وحدت سرا ہر سرو ہے طوبی نما ہر کوہ ہے موسی ربا

ہر سر مین نور انما ہے زلین جوش ہل اتی ہے از ثریا تا ثرے نور یقین جلوہ نما

ہے مدح مدثر پر دا مصدوم ساز راعنا ہے نعت مزمل ادا شد بیز تاز الوری

ہے رنگ نعت مصطفے آہنگ مدح مجتبے سنت کا دروازہ کھلا دیر و حرم کا در ہے وا

یہان سبحہ و زنار کا توحید سے رشتہ ملا یک جان دو قالب بنگیا ہے شیخ سے برہمن

جوبن پہ ہے حسن جہان گلشن پہ ہے دلکش سمان ہے ہر چمن جنت نشان ہے ہر دمن یاقوت کان

ہے ہر سمن گلفت نشان ہے زور پر شوق نہان لیتا ہے دلمین چٹکیان ہین باز ابواب جنان

ہین بادہ جوش پیر و جوان خمیازہ کش تیر و کمان ہے ہر کمین ابرو لامکان ہے ہر زمین او رآسمان

آیا شہ لولاک مکان ہے صیت حی علی الامان جسپر کرین ہو چیان اپنے پرونکا سائبان

حاضر ہون غلمان جنان صف بستہ ہون سب عرشیان وحین بھی آئین بیگمان کہ چاک دامان کفن

حسنِ ازل دلپر کھلا سرِ ابد یکسر کھلا رازِ احد اظہر کھلا اسرار کا مخضر کھلا

انوار کا دفتر کھلا ابدار خشک و تر کھلا الجار بحر و بر کھلا انعام حق کا در کھلا

سرِ یقین کا سر کھلا مومن ہی پر کافر کھلا بلبل سے گل ہنسکر کھلا عاشق سے ہر دلبر کھلا

گلشن میں گنج زر کھلا گنجینہ گوہر کھلا اب خاک کا جوہر کھلا دروازہ خاور کھلا

اندازہ باور کھلا قفلِ درِ داور کھلا مرغِ یقین کا پر کھلا دلپر کھلا سرِ علن

ہے نعتِ احمد جلوہ گر جھکتے ہین جو بایک دگر جن و البشر شمس و قمر برگ و شجر نخل و ثمر

ذکر سکبر وحی کا گر گوش صبا مین ہو گذر سامع بنے ہر گوش کر ہے نطق معجز کارگر

جس سے ہون ناطق سربسر جز را صم صخر حجر توحید حق کا راہبر شرکِ خفی کا پردہ در

عارض سے جسکے جلوہ گر برہان الشق القمر ہو دام کا کل سربسر شرک لحیتان الصور

نرگس ہے یا برق نظر یا آیہ خطف البطر لاکٹ ترہ معجز اثر یا حکم ما زاغ البصر فتان آشوب زمن

قرطاس ہے نورِ نظر خامہ اگلتا ہی گہر تسلیم مین کھتا ہی سر مین شرک کی جا نمین شرر

بدعت پہ چلتے ہین تبر ہین بدعتی زیر و زبر ہے کسکے مقدم کا اثر گرتا ہی جو کسری کا گھر

دیو لعین غول اشر ہین ڈھونڈھتے اپنا مفر زنار کی ٹوٹی کمر بت گر پڑے ایک ایک پر

جاتا رہا شرکت کا شر وا ہو گیا وحدت کا در وہ نور جو تھا مستتر تابان ہوا شام و سحر

آتشکدہ ہین سربسر ہر گبر کے حق مین سقر واحبذا خیر البشر صلِّ علیٰ یثرب وطن

نور ہدیٰ سنت ہوئی اوج عُلا سنت ہوئی موج صفا سنت ہوئی فوج خدا سنت ہوئی

آب بقا سنت ہوئی حق کی لقا سنت ہوئی مس کو طلا سنت ہوئی سخت آزما سنت ہوئی

بدعت کی جا سنت ہوئی توحید زا سنت ہوئی عرفان نما سنت ہوئی ایمان فزا سنت ہوئی

دل کی ضیا سنت ہوئی ظلمت ربا سنت ہوئی عرش اعلا سنت ہوئی چرخ ارتقا سنت ہوئی

مہر اجتبا سنت ہوئی بال ہما سنت ہوئی واللہ کیا سنت ہوئی کیون خوش نہون اہل سنن

بلبل کے دیکھو چہچہے صلصل کے دیکھو قہقہے سنت کے نقارے بجے وحدت کے ترانے کھلے

بدعات کے محضر پھٹے آفات کے لشکر ہٹے انعام حق گھر گھر بٹے مومن بڑہے کافر گھٹے

بنگا کے بت کے سر کٹے عشرت کے ہر سو جمگھٹے غم کے مٹے سب کھٹکھٹے زندان حدث مین ڈٹے

پھل ملگئے تسبیح کے ہر سبحہ کے دانے اُگے ارمان موحّد کے ملے سامان مقلد کے مٹے

ایمان کے جوہر کھلے عرفان کے در وا ہوئے اسلام کی جھنڈے گڑے اندھے ہین مُنہ وارون وثن

فصل بہاری ہے عروس کا دُس ہے تاج خروس جنت ہے گل کی پابوس تابان ہین عرفان کے شموس

بجنے لگے سنت کے کوس توحید کے دل مین کٹوس زاہد کے ہے دل مین مسوس معدوم ہے ہر عبوس

موہوم ہے ربخ و فسوس ہین آتش غم مین مجوس ہے غلغلہ تا روم و روس ہے شور تا خوارزم و طوس

جھکتے ہین سجدہ مین رُوس دیکھو شکل گل کا جلوس ہے ہر جبل ہم طبع سوس جلتے ہین بدعت پر فسوس

قطع چمن بلبین لیوس اللہ الابدل فردوس لالہ بنا ہر سند روس کیون یاس مین ہو یاسمن

ہے دہوم شیخ وشاب مین اور گنبد دولاب مین شام وعرب سقلاب مین اعجام مین اعراب مین

ہین رنج وغم گرداب مین عکس سمن ہے آب مین ماہی ضیا مہتاب مین زحمت ہی پیچ وتاب مین

کلفت ہی سد باب مین جو تھی زلیخا خواب مین یوسف گرے محراب مین شکرانہ آداب مین

ہے معرفت سلاب مین کیون شک ہو مے کے باب مین کوثر ملے ہر آب مین باقی کہان شراب مین

بت گر پڑے میزاب مین لرزہ ہی ہر مضراب مین ہر رہ ہی اک زہراب مین خاموش ہی تن تن تنن

گلزار ہر کاشانہ ہی ہر بزم عشرت خانہ ہی ہر شمع اک پروانہ ہے کیا جلوۂ جانانہ ہے

دل جسکا اک بیعانہ ہی جان جسکا اک نذرانہ ہی ہر شیخ و مغ دیوانہ ہی ہر فرزانہ ہے

ہر محتسب ندانہ ہی پیمان شکن پیمانہ ہی آباد ہر ویرانہ ہی زہد اندنون بیگانہ ہے

تسبیح کا جو دانہ ہے کیف دل میخانہ ہے فصل چمن افسانہ ہی رشح قلم دُردانہ ہے

گل جھومتا مستانہ ہی بلبل بھی بیتابانہ ہے باد بہاری شانہ ہی سنبل ہی جعد پرشکن

آیا ہی وہ قدسی نہاد جسپر ہی حق کا اعتماد جسکی صفت ہی نون وصاد جس سے ہی دین کا استناد

محکم ہی جو ذات العماد لرزان ہی قصر کیقباد ہنگامۂ مہر و وداد ہے جلوہ آرائے مراد

مسدود ہی راہ فساد مفقود ہے کفر و عناد موجود ہی ہر عدل و داد مردود ہی ہر ارتداد

صلصل سے ہی شمشاد شاد ہر گل سے ہی آباد باد ہی قصر غم برباد فنا آتا نہین مجھسے یاد

ہر سو ہی شور انقیاد ہی دل کو دین سے اتحاد گر دو نیہ ہر قدسی نژاد محو رخ مہد الحسن

ہر گلستان رنگین لباس ہر غنچہ صرف التماس رنگ حیا کا سبکو پاس ہے روح پرورگل کی باس

محکم نمو کا ہی اساس گلشن ہی گردون نسیم ہاس تزئین بہار و ثمینہ طاس دل سے مٹا اندوہ و یاس

لرزان ہی روح بو فراس خود دست آذر مین ہی فاس ہر شے ہی سرگرم سپاس ہے ساقی کوثر کی آس

ای زاہد ہد التماس ہوتا ہی کیون ناحق شناس ہے امر رب دور از قیاس مت کر تو منع دور کاس

عرفان اُگا ہی آس پاس سر رنج و ثمر ہین بیحہراس فارغ زدست جور داس ہے سو آذر نار و ن

آیا ہی سلطان امم ہی جوش زن بحر کرم ہے گردن افلاک خم پھولا ہی گلزار قدم

ثابت ہی امکان کا عدم گلشن ہی با صحن ارم اضداد ہین آپس مین ضم ملتے ہین جذر و عدد بہم

جاتا رہا شرکت کا غم ہین متحد دیر و حرم ہی الصمد جائے صنم ہوگا سر قارون قرم

ہر خاک اگلتی ہی درم ہر برگ گل ہی جام جم کیون مین پینی کا ہو غم ہی زور پر رحمت کا یم

دی جام ساقی دمبدم کر دور فکر بیش و کم اب سکو عصیان کا الم ہی لطف حق پر تو فگن

آیا وہ بیمثل و عدیل وہ سایۂ رب جلیل وہ رحمت حق کی دلیل آئینہ حسن جمیل

رنگ گلستان خلیل امت کی بخشش کا کفیل جسکا بنا ہی قال و قیل ادنی سا خادم جبرئیل

آیا وہ کوثر کی سبیل جس سے ہے سرگرم رحیل ہر بدعت و شرک رذیل ہی جس سے ہر منکر ذلیل

غارت گر اصحاب فیل ہر دیدۂ شرک مین نیل اسلام کا نازل عجیل فتاح من فئۃ قلیل

دار وی درد ہر علیل عرفان حق کا رود نیل فیض احد کا سلسبیل از شرق تا غرب و دکن

بادشاہ عرب کی ... ولایت ... بو فراس ...
سنہ بیت ... مرزا ... رادی کلا ...

رشک جنان گلزار ہی خوش عندلیب زار ہی کھوے ہوئے منقار ہی حسرت کیے دلمین خار ہے

زاہد پہ زہد اک بار ہی تھامے ہوئے دستار ہی توحید دریا بار ہے مومن کا بیڑا پار ہے

خود مُغ کو بت سے عار ہی می جام سی بیزار ہی رہن یقین اقرار ہی دفن زمین انکار ہے

ہر سو طرب گلکار ہی ہر رنج و غم فی النار ہے عیش و طرب طیار ہی دُور آز کا آزار ہے

وا عیش کا بازار ہے صحن چمن تاتار ہی سر سبز ہر کہسار ہے نکھرا چمن پھولا ہی بن

صحن چمن گلگون ہوا حُسنِ سمن افزون ہوا کس گل پہ گل مجنون ہوا جو جام سی بیرون ہوا

جو نعت مین مضمون ہوا حاسد پہ اک افسون ہوا ہر شعر وہ موزون ہوا جسپر فدا ہر دون ہوا

ہر اہل دل مفتون ہوا ہر میکدہ پرخون ہوا ہر بُتکدہ مدفون ہوا عشرت سے پر گردون ہوا

جو قطرہ تھا جیحون ہوا جو ذرہ تھا سیحون ہوا سیراب دل محزون ہوا اشاد ارذال ہامون ہوا

فضل حق بیچون ہوا لطف خدا مقرون ہوا کل کن مکان ممنون ہوا آیا حبیب ذو المنن

وہ نعت اب مرقوم ہو ہر سمت جسکی دہوم ہو وہ دہ سخن منظوم ہو جسمین گہر مکتوم ہو

عرفان حق مفہوم ہو تحسین کا غل تا روم ہو ہر پست فطرت شوم ہو ہر مدعی مذموم ہو

ایک ایک حاسد بوم ہو دور اونکا سب مزعوم ہو جان عدو مغموم ہو اس فیض سے محروم ہو

دشمن کا ظن موہوم ہو ایک ایک شک معدوم ہو فیض ابد مقسوم ہو طرز سخن معلوم ہو

ہر سنگ دل چون موم ہو منکر ہر اک مجذوم ہو مر تد سے وہ موسوم ہو مٹ جائین سب اہل سخن

وہ جہومتی آئی نسیم ہی جسمین جنت کی شمیم ہین بند ابواب جحیم ہین کندا بیاب رجیم

حرف غلط ہی خوف و بیم پہیرتا ہی خوش خوش ہر اثیم نازان شفا پر ہر سقیم دل ہی حرم عرفان حریم

آتا ہے با ناز و نعیم وہ حوض کوثر کا قسیم وہ صاحب خلق عظیم وہ بحر زخار کریم

وہ گلشن حسن قدیم وہ غیرت درّ یتیم وہ مخزن راز کلیم وہ رحم مخصوص رحیم

وہ لوح وحدت کا فہیم مہ کو کیا جسنے دو نیم جسکی صفت ہی حا و میم مدّاح جسکا ہر دہن

ہی مدحت محبوب رب سب منگیا رنج و تعب حاضر ملک ہون باادب سبّوح گویان ہیں سب

ہی مدحت طور طرب جس سے ہے ظلمت محتجب جو ہی ازل سے منتخب جو نور سے ہی منتسب

ہے مدحت قدسی رکب ایمان عبا عرفان قصب و جسکا عصیان کا مطب نار سقر جسکا غضب

ہی مدحت امی لقب ہی مدحت عالی نسب ہی مدحت والا حسب ہے مدحت ایمان سبب

ہے مدحت ایقان طلب ہی مدحت انعام رب ہی مدحت شاہ عرب مہر عجم ماہ یمن

اب صبر نے توڑی لگام ہین بند کب سے تشنہ کام دی ساقیا مجہ بہر کی جام جس سے معطر ہو مشام

دی آفتاب و رماہ تام وہ مجہ ندے جو ہی حرام جسمین ہی قاضی کو کلام جسکو نجس سمجہین عوام

وہ مجہ کہ جو روز قیام کوثر سے دی خیر الانام وہ سارے نبیونکا امام وہ شافع ہر خاص و عام

وہ دافع شرک و ظلام قرب اسکا دی گمراہ عام جسپر تعالی نظام بے بعد ہو قایم مدام

قوسین ہی جسکا مقام ہی جسکی کن مین دہو ہم صام خود جسپہ حق بہیجی سلام دین خدا جسکا چلن

آیا وہ معجز آفرین وہ مظہر اسلام دین کونین کا مسند نشین دارین کا مہر مبین

وہ صفۂ عرش برین وہ قبۂ کاخ یقین امید ہر اندوہگین وہ غم ربائے ہر غمین

وہ راحت جان حزین مصباح نور ہر جبین رنگ بہار باغ عین قسام شہد و انگبین

آیا ہی وہ ماہ زمین آیا ہی وہ شاہ گزین جو ہر نمائے ماء و طین ختم رسالت کا نگین

وہ شرع کا حصن حصین اسلام کا برج متین وہ گوہر درج ثمین دین خدا کا موتمن

تھا چرخ زن چرخ برین پرتو فگن ماہ مبین پیراستہ خلد برین آراستہ اک اک حسین

غلمان تھی سب فرش زمین شہ کے قدم لین تا کہین تا ہون فدا آشاہ دین او خاک پر رکھین جبین

حاصل ہوتا نور یقین روشن زمان تھا تا زمین شادان کہین تھا تا کہین ہوکر ادب سے ہمقرین

جب آئے جبریل امین از حکم رب العالمین با صد شکوہ زیب و زین بولی کہ ختم المرسلین

حاضر ہی یہ پردار عین یون بیٹھئے بالائی زین ہو جیسے خاتم مین نگین بس پر وہ براق برق فن

پیک نظر ہوکر چلا ہمپایۂ صرصر چلا فر فر نمط فر فر چلا جو شتر سے بھی خوشتر چلا

وہ نور کا پیکر چلا وہ حسن کا زیور چلا رفعت کا وہ محضر چلا دل لیکے یا دلبر چلا

وہ پشت گردون پر چلا زینت پہ یا گوہر چلا اعجاز معجز گر چلا یا موجزن کوثر چلا

جب شاہ کو لیکر چلا با جملہ کر و فر چلا چون مہر انور خاور چلا چون گنبد بے در چلا

چون قلزم اخضر چلا مثل مہ انور چلا چون سکۂ داور چلا وہ دشت اقصی کا ہرن

جاتا تھا چون سروِ چمان چلتا تھا چون نورِ عیان تابندہ چون صبحِ وہان تابندہ چون برقِ طپان
تازندہ مثلِ دلبران حاضر نظر آیا جہان گویا کہ غائب تھا وہان چون گردشِ چرخ و زمان

چون دورِ امکان جہان بے شش جہت تھا وہ جہان گذرا زحدِ آسمان مثلِ دعاءِ عارفان
تھے راست و چپ عرشیان اور پیش و پس تھے فرشیان اور تھے جلو مین خاصگان تھے اسطرف سب سو روان

اور اسطرف عیسے روان پھر آپ تھے اور لامکان وہان نام امکان تھا کہان نے طرف مین نے طرفِ عین

شاباش ہی کلکِ رسا کیا نعت ہی صل علی کیا مدح ہی ای حبذا کیا رنگ ہی ای واہ وا
کیا ڈہنگ ہی ای مرحبا خود فکرِ ندرت آشنا محوِ تماشا بنگیا ہر شعر پر دل ہی فدا

ہر بند ہی توحید زا ہر سطر ہی دل کی ضیا یا موجزن آبِ بقا اسے ناصر معجز نما
ہی فیضِ نعتِ مصطفے خامہ سے جو دریا بہا ایک ایک شعرِ بے بہا کانِ جواہر بنگیا

روحِ شہیدِ بے نوا بولی لحد مین برملا وہ نظم شوکت نے لکھا نازان ہے جسپر خود سخن

تنبیہ

موج کوثر کا حق تصنیف جناب مولٰنا مولوی حمید اللہ صاحب مہتمم مدرسہ مطلع العلوم میرٹھ کے نام ہبہ کر دیا گیا ہے کوئی صاحب بدون اجازت مولٰنا ممدوح قصد طبع نہ فرمائیں اور قانونی دارو گیر سے بچیں۔

العبد
ناصر الاسلام محمد شفیع۔ ناصر